شہرت حاصل کی۔

اس کتاب کے مطالعہ سے مصنّف کے علم اور طرزِ استدلال کے بارے میں کوئی اچھی رائے قائم نہیں کی جاسکتی تعلّی اور اپنی قابلیت کا حد سے بڑھا ہوُا احساس اُن کی تحریر سے پُوری طرح جھلکتا ہے۔ مثلاً اپنے متعلق اُن کا یہ ارشاد ملاحظہ فرمائیں: "راقم الحروف کی ابھی مسیں بھیگ رہی تھیں مگر با در فطرت کے ایک فطری لاڈلے فنکار کی حیثیت سے متحدہ ملک کے تقریباً سبھی قابلِ ذکر معیاری جریدوں اور رسالوں میں کلام چھپ کر اہلِ فکر و نظر سے خراجِ تحسین وصول کر رہا تھا" ص۳

کتاب کے آغاز میں انہوں نے اپنے اسمِ گرامی کے ساتھ ایم، اے نفسیات بھی تحریر فرمایا ہے مگر مذہب کے متعلق انہوں نے جو باتیں کی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مذہب کے نفسیات اور اس کے فلسفے کی ابجد سے بھی واقف نہیں۔ انہیں ابھی تک یہ بھی معلوم نہیں ہو سکا کہ انسان کی باطنی کیفیات اور نظامِ شریعت میں کیا تعلق ہے اور اوامر و نواہی کا خارجی نظام ان کیفیات کی تہذیب کے لیے کیا فرض انجام دیتا ہے۔ افسوس ہے کہ جس موضوع کو بنیاد بنا کر انہوں نے قلم اٹھایا ہے اُس میں ماہرانہ دسترس تو کیا وہ معمولی شُد بُد بھی نہیں رکھتے۔

ڈاکٹر اقبال فلسفۂ مذہب پر نہایت گہری نظر رکھتے تھے، اس لیے ان کے افکار و نظریات پر تنقید کے لیے کسی نہایت وسیع اور عمیق مطالعہ والے شخص کو ہی آگے بڑھنا چاہیے۔ صائب عاصمی صاحب نے جس سطحی اور عامیانہ انداز میں علامہ مرحوم پر جرح کی ہے اُس سے دل کی بھڑاس تو نکالی جا سکتی ہے مگر علم کی کوئی خدمت نہیں ہو سکتی۔

کتاب میں کتابت کی غلطیوں کے علاوہ زبان کی بھی بے شمار غلطیاں ہیں۔

---

معارف الحدیث جلد چہارم | تالیف۔ مولانا محمد منظور نعمانی صاحب۔ شائع کردہ: کتب خانہ الفرقان، لکھنؤ بھارت۔ قیمت مجلّد: چھ روپے پچاس پیسے۔ غیر مجلّد ۵ روپے پچیس پیسے۔ صفحات ۲۹۶۔

احادیثِ نبویؐ کی تفہیم کا جو مفید سلسلہ مولانا محمد منظور نعمانی صاحب نے شروع کیا ہے یہ اُس کی چوتھی کڑی ہے۔ اس حصّے میں کتاب الزکوٰۃ، کتاب الصّوم اور کتاب الحج شامل ہیں۔ اس حصّے میں بھی فاضل مصنف نے